بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرانی قبروں پر مٹی ڈال کران کے اوپر نئی قبریں بنانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک قبرستان میں چالیس پچاس سال پرانی قبریں ہیں، جو نئی قبروں سے تین چار فٹ نیچے ہیں، ان کے اندر بارش کا پانی جاتا ہے، کیا ان قبروں پر مٹی ڈال کر برابر کرکے وہاں نئی قبریں کھود کر میت کو دفن کرنا، جائز ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔

جواب

صورت مسئولہ میں ان پرانی قبروں پر مٹی ڈال کران کے اوپر نئی قبریں بنانا، کئی وجوہ سے ناجائز وحرام ہے، کہ اس میں مسلمانوں کی قبروں کی سخت بے حرمتی اوران کے لیے اذیت وتکلیف کا باعث ہے، کیونکہ جس چیز سے زندوں کو اذیت پہنچتی ہے، اس سے مردوں کو بھی ایذا ملتی ہے، پھر احادیث مبارکہ کی رو سے مسلمان کی قبر پر چلنا، پاؤں رکھنا، اس پر بیٹھنا، اس پر راستہ بنانا، ناجائز وحرام ہے، جب یہ سب امور ناجائز وحرام ہیں تو ان قبروں پر مستقل مکمل قبر بنانا کیونکر جائز ہوسکتا ہے، اسی طرح اس جگہ پر مٹی ڈالنے کے لیے ڈمپر، ایکسویٹر مشینیں، ٹریکٹر، ٹرالیاں اور باربرداری والی دیگر گاڑیاں یا لوگ پیدل مٹی اٹھا کر قبروں پر چڑھیں گے، اور قبروں پر سے ہو کر گزریں گے، پھر نئی قبریں کھودنے کے لیے اوران میں مردے دفن کرنے کے لیے اوران مردوں کی قبروں پر دعا کرنے کے لیے آنے والے سب پرانی قبروں کو روندیں گے، جو کہ ناجائز وحرام اور سخت گناہ ہے، لہذاان قبروں کو اسی طرح رہنے دیا جائے، اور پانی کے نکلنے کے لیے وہاں پر کچھ راستہ بنا دیا جائے، تاکہ وہاں پر ان قبروں کے اردگرد پانی جمع نہ ہو۔

قبر پر بیٹھنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه، فتخلص إلى جلده، خير له من أن يجلس على قبر"، یعنی تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھے، پھر وہ چنگاری اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ (صحیح المسلم، جلد 2، صفحہ 667، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اگر اس قطعہ میں قبور بھی ہوں، اگرچہ نشان مٹ کر ناپید ہوگئی ہوں، جب تو متعدد حراموں کا مجموعہ ہے، قبروں پر پاؤں رکھنا ہوگا، چلنا ہوگا، بیٹھنا ہوگا، پیشاب پاخانہ ہوگا، اور یہ سب حرام ہے۔ اس میں مسلمانوں کو طرح طرح ایذا ہے اور مسلمان بھی کون، اموات کہ شکایت نہیں کرسکتے، دنیا میں عوض نہیں لے سکتے، بے وجہ شرعی مسلمانوں کی ایذا اللہ ورسول کی ایذا ہے۔ اللہ ورسول کو ایذا دینے والا مستحق جہنم۔۔۔۔۔ یہ کام اسی شخص کے ہوسکتے ہیں، جس کے دل میں نہ اسلام کی قدر، نہ مسلمانوں کی عزت، نہ خدا کا خوف، نہ موت کی ہیبت، والعیاذ باللہ

تعالیٰ، امام ابن امیر الحاج حلیہ میں نوادر و تحفۃ الفقہاء و بدائع و محیط وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں: "أبا حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه کره وطء القبر والقعود أو النوم أو قضاء الحاجة إلیه"۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر پر چلنا، بیٹھنا، سونا، قضائے حاجت کرنا مکروہ قرار دیا ہے"۔

حدیقہ ندیہ میں جامع الفتاوی سے ہے: "انه والتراب الذی علیه حق المیت فلا یجوز أن یوطء" وہ قبر اور اس پر موجود مٹی حقِ میت ہے، تو اس پر چلنا جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں امام علی ترجمانی سے ہے: "یأثم بوطء القبور لأن سقف القبر حق المیت" قبروں پر چلنے سے گناہ گار ہوگا، اس لیے کہ قبر کی چھت میت کا حق ہے۔

تنویر الابصار میں ہے: "یکره بول وغائط فی مقابر" قبرستان میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "لأن المیت یتأذی بما یتأذی به الحی والظاهر أنها تحریمیة لأنهم نصوا علی أن المرور فی سکة حادثة فیها حرام فهذا أولیٰ"۔ اس لیے کہ مردے کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے، جس سے زندے کو اذیت ہوتی ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے، اس لیے کہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ قبرستان کے اندر نو پیدا راستے سے گزرنا حرام ہے تو یہ بدرجہ اولیٰ حرام ہے"۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لأن أمشی علیٰ جمرة أو سیف أحب إلی من أن أمشی علی القبر، رواه ابن ماجة عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند جید" میرے آگ کی چنگاری یا تلوار پر چلنا زیادہ محبوب ہے، اس سے کہ میں قبر پر چلوں، اسے ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند جید روایت کیا ہے۔

نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "کسر عظم المیت یؤذیه فی قبره ما یؤذیه فی بیته، وقال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنه: أذی المؤمن فی موته کأذاه فی حیاته وعن عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ قال رأنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جالسا علی قبر فقال یا صاحب القبر أنزل من علی القبر لا تؤذی صاحب القبر"، مردے کی ہڈیاں توڑنا اور اسے ایذا دینا ایسا ہی ہے، جیسے زندے کی ہڈی توڑنا، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، میت کو قبر کے اندر بھی اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے گھر کے اندر ایذا ہوتی تھی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہی، بحالب وفات مومن کو ایذا دینا ایسے ہے، جیسے اسے زندگی میں ایذا دینا، حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر سے لگنے والے! قبر سے اتر جا، صاحب قبر کو ایذا نہ دے۔ (فتاوی رضویہ جلد 9، ص 411 تا 409 رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جس چیز سے زندہ کو اذیت و تکلیف ہوتی ہے، اس سے مردہ کو بھی اذیت ہوتی ہے، نیز مردہ مسلمان کی عزت و حرمت بھی زندہ کی طرح ہی ہے، سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مسلمان کی

عزت مردہ وزندہ برابر ہے۔ محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: "الاتفاق علی أن حرمۃ المسلم میتا کحرمتہ حیا"۔اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت وحرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے۔۔۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "المیت یؤذیہ فی قبرہ ما یؤذیہ فی بیتہ"۔مردے کو قبر میں بھی اس بات سے ایذا ہوتی ہے، جس سے گھر میں اسے اذیت ہوتی۔ علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں: "أفاد أن حرمۃ المؤمن بعد موتہ باقیۃ"۔اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی حرمت موت کے بعد بھی ویسے ہی باقی ہے۔۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "أذی المؤمن فی موتہ کأذاہ فی حیاتہ، رواہ أبی بکر بن أبی شیبۃ"۔

مسلمان مردہ کو ایذا دینا ایسا ہے جیسے زندہ کو ایذا دینا، اسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے روایت کیا"۔

علماء فرماتے ہیں: "المیت یتأذی بما یتأذی بہ الحی"۔جس بات سے زندوں کو ایذا پہنچتی ہے، مردے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں" (فتاوی رضویہ جلد9، ص 441,442 رضا فاؤنڈیشن لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: pin-7762

تاریخ اجراء: 05 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/22 مئی 2026ء